بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 1 جولائی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے میں مرتد اور باغیوں کے خلاف نویں مہم بحرین کے سلسلہ کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت علاء بن حضرمیؓ نے مسلمانوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ ہجر سے ملحق علاقہ میں حطم پر فوج کشی کی۔ اہل دارین کے علاوہ تمام مشرکین اُن کے مقابلے پر آئے۔ دونوں جانب خندقیں کھودی گئی تھیں۔ ایک مہینہ تک لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

بحرین میں فتنہ ارتداد کی آگ بجھانے میں حضرت مثنیٰ بن حارثہ شیبانیؓ نے بہت بڑا کردار ادا کرتے ہوئے اپنی فوج کے ساتھ حضرت علاء بن حضرمیؓ کا بھرپور ساتھ دیا۔ انہوں نے قطیف اور ہجر پر قبضہ کیا اور بحرین کے مرتدین کی مدد کرنے والی فارسی فوج اور اُن کے عمال پر بھی غالب آئے۔

حضرت علاء بن حضرمیؓ کو قبیلہ بکر بن وائل کے خطوط موصول ہوئے جن سے علم ہوا کہ وہ لوگ اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حضرت علاءؓ کا ساتھ دیں گے۔ حضرت علاءؓ نے تمام دیگر مسلمانوں کو بھی دارین پر پیش قدمی کی دعوت دی۔ جزیرہ دارین پر پہنچنے کے لیے سمندر عبور کرنے کے لیے مسلمانوں کے پاس کشتیاں نہیں تھیں۔ اس موقع پر حضرت علاءؓ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے تمام شیاطین کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ ہم اس سے قبل خشکی میں خدا کی مدد کے نظارے دیکھ چکے ہیں لہٰذا اب یہ سمندر بھی ہمارے لیے روک نہیں بن سکتا اور تائید الٰہی ہمارے ساتھ ہوگی۔ تاریخ طبری میں بیان ہے کہ حضرت علاءؓ نے اپنے لشکر کے تمام ساتھیوں کے ساتھ خدا کے حضور عاجزانہ دعا کرتے ہوئے اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں اور بغیر کسی نقصان کے ایک دن کے کم عرصہ میں ہی اس کو عبور کر لیا۔

حضرت علاءؓ کے لشکر کا اپنی سواریوں کے ساتھ اس طرح سمندر عبور کرنے کے بارے میں موجودہ زمانے کے مصنفین لکھتے ہیں کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ اُس وقت سمندر میں جزر آیا ہوا ہو یا پھر روایات میں مبالغہ آرائی ہو یا پھر اس لشکر کو مقامی مسلمانوں کی مدد کی وجہ سے کشتیاں مل گئیں ہوں جن کے ذریعہ خلیج کو عبور کیا گیا ہو۔ لیکن جو بھی روایات ملتی ہیں ان میں اسی طرح سواریوں کے ساتھ سمندر عبور کرنے کا ذکر ہی ملتا ہے۔ حقیقت کیا ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بہر حال حضرت علاءؓ کا لشکر بخیر و عافیت معجزانہ طور پر سمندر عبور کر گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت موسیٰؑ کی ہجرت کے وقت سمندر کے پھٹنے والے معجزے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں بیان ہے کہ فرعون کا لشکر حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھیوں کے تعاقب میں تھا۔ حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی جب سمندر کنارے پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا سمندر پر مارا جس کی وجہ سے سمندر میں ایک راستہ بن گیا جس کے دونوں طرف پانی کے اونچے ٹیلے تھے اور حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی سمندر عبور کر گئے جبکہ فرعون کا لشکر جب اُسی راستے میں داخل ہوا تو پانی دوبارہ مل گیا اور وہ غرق ہو گئے۔ حضرت مصلح

موعودؑ فرماتے ہیں کہ تمام معجزات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس واقعہ میں بھی نہ تو حضرت موسیٰؑ کے عصا کا کوئی معجزہ تھا اور نہ ہی قرآن کریم میں سمندر کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر ملتا ہے بلکہ قرآن کریم میں اس واقعہ سے متعلق دو لفظ استعمال کیے گئے ہیں۔ فَرَقَ اور اِنْفَلَقَ جن کے معنی جدا ہونے کے ہیں۔ پس قرآن کریم کے الفاظ کے مطابق یہی تفسیر ثابت ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل کے گزرنے کے وقت سمندر جدا ہو گیا تھا یعنی کنارے سے ہٹ گیا تھا اور جو خشکی نکل آئی تھی اُس میں سے بنی اسرائیل گزر گئے تھے۔ سمندر کے کناروں پر ایسا ہونا ممکن ہے۔ نپولین کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بھی مصر پر حملہ کرتے وقت بحر احمر میں جزر کے وقت اپنی فوج کے ساتھ گزرا تھا اور اُس کے گزرتے گزرتے مدّ کا وقت آ گیا جس سے وہ مشکل سے ہی بچا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں یہ معجزہ تھا کہ خدائی منشاء کے تحت بنی اسرائیل جزر کے وقت سمندر کنارے پہنچے اور حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ اُٹھاتے ہی پانی گھٹنا شروع ہوا لیکن فرعون کا لشکر جب سمندر کے درمیان میں پہنچا تو مدّ کا وقت آ گیا اور وہ اس میں غرق ہو گئے۔

بہر حال مسلمان دارین پہنچ گئے تھے اور ممکن ہے کہ اُن کے ساتھ بھی یہی مدّ و جزر والا واقعہ ہوا ہو۔ مشرکین اور باغیوں سے مسلمانوں کی خونریز جنگ ہوئی اور سب باغی مارے گئے یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔

حضرت ابو بکرؓ کے حکم پر یمن کے علاقہ تہامہ میں باغیوں اور مرتدین کی خلاف حضرت سوید بن مقرنؓ کی سربراہی میں کی جانے والی مہم دسویں مہم تھی۔ حضرت سویدؓ کی کنیت ابو عدی تھی اور تعلق مزینہ قبیلہ سے تھا۔ انہوں نے پانچ ہجری میں اسلام قبول کیا تھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی جس کی اطلاع حضرت ابو بکرؓ کو بھی دی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞